بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

روزنامہ الفضل قادیان

یوم پنجشنبہ

جلد ۳۴ | ۵ ماہ تبوک ۱۳۲۵ ہش | ۸ شوال ۱۳۶۵ھ | ۵ ستمبر ۱۹۴۶ء | نمبر ۲۰۷

مدینۃ المسیح

ڈلہوزی ۴ ماہ تبوک۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۱½ بجے شام بذریعہ فون دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

قادیان ۴ ماہ تبوک۔ حضرت اماں جی حرم حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کو خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت افاقہ ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں

بیگم صاحبہ جناب مرزا عزیز احمد صاحب کو نو مولود خدا تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔

اغیار کے اقتصادی تسلط سے آزاد ہونا نہایت ضروری ہے

۲ ستمبر کو پنجاب پراونشل مسلم لیگ کی مجلس عاملہ کے ایک غیر معمولی اجلاس میں کچھ قراردادیں منظور کی گئیں۔ جن میں سے بعض نہایت اہم ہیں۔ مثلاً پہلی قرارداد میں کہا گیا ہے۔ کہ آنے والی عظیم جدوجہد میں اسلامیان ہند کو زندگی کے ہر شعبہ میں اغیار کے اقتصادی تسلط سے آزاد ہونے کی اشد ضرورت ہے۔ لہٰذا تمام اسلامیان پنجاب کو چاہیئے کہ وہ صوبہ بھر میں اپنی دوکانیں کھولیں۔ اسلامی تجارت کو فروغ دیں۔ اور صرف مسلمانوں سے ضروریات زندگی خریدیں۔ اور لیگ کی تمام شاخوں سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ وہ اس سلسلہ میں تمام ضروری اقدامات کی تکمیل کریں۔" (نوائے وقت ۳ ستمبر)

یہ امر موجب اطمینان ہے کہ لیگ کے راہنماؤں کی نظر مسلمانوں کی اس کمزوری تک جا پہنچی۔ کہ جو ہندوستان میں ان کی کمزوری کا اگر سب سے بڑا نہیں۔ تو ایک بڑا سبب ضرور ہے۔ اس حقیقت سے کسے انکار ہو سکتا ہے۔ کہ سیاسی آزادی کے کوئی معنے ہی نہیں۔ اگر کوئی ملک یا کوئی قوم اقتصادی لحاظ سے غلام ہو۔ یہ وہ بات ہے۔ جس کی طرف امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ نے آج سے قریباً بیس پچیس سال قبل مسلمانوں کو توجہ دلائی۔ اور انہیں تحریک فرمائی تھی کہ اپنی اقتصادی حالت کو درست کریں۔ تجارت کی طرف متوجہ ہوں۔ اور کم سے کم وہ اشیاء ہندو دوکانداروں سے خرید کر استعمال نہ کریں۔ جو ہندو مسلمان دوکانداروں سے نہیں خریدتے۔ یہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ہی نے سب سے پہلے غافل اور خود فراموش مسلمانوں کو بتایا کہ اس طرح کروڑوں روپیہ ہر سال مسلمانوں کی جیبوں سے نکل کر ہندوؤں کے پاس جاتا ہے۔ اسکے مسلمانوں کے پاس واپس آنے کی کوئی صورت نہیں وہ پھر ہمیشہ کے لئے ہندوؤں کی دولت میں اضافہ کا باعث ہو جاتا ہے۔ اور مسلمانوں کی غیرت کو اپیل کرتے ہوئے حضور نے بتایا کہ ہندو دوکاندار سے اگر کوئی مسلمان کھانے پینے کی چیز خریدے۔ تو وہ پیسے وصول کرنے کے بعد چیز کو اس طرح اس کے آگے پھینک دیتا ہے۔ جس طرح کتے کے آگے ٹکڑا ڈال دیا جاتا ہے۔ غرضیکہ اس سوال کے مختلف پہلوؤں کو واضح کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے مسلمانوں کو ان حقائق سے آگاہ فرمایا۔ تا وہ اس عظیم الشان نقصان سے محفوظ ہو جائیں۔ اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ حضور ایدہ اللہ کی اس تحریک کو خدا تعالیٰ کے فضل سے خاص کامیابی نصیب ہوئی۔ مسلمانوں نے اس کے بعد تجارت کی طرف توجہ کی۔ اور جو لوگ آج سے بیس پچیس سال قبل مختلف شہروں میں مسلمانوں کی تجارتی بدحالی کو دیکھے ہوئے ہیں۔ وہ اس بات کو خوبی محسوس کرتے ہیں۔ کہ یہ تحریک مسلمانوں کی تجارتی ترقی میں بہت حد تک مد ہوئی۔ اس طرح ہندوؤں سے کھانے پینے کی ایسی اشیاء جو ہندو مسلمانوں سے نہیں خریدتے نہ خریدنے کی تحریک بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے کافی کامیاب ہوئی۔ اور لاکھوں مسلمانوں نے اس بات کو بطور پالیسی اختیار کیا۔

افسوس ہے کہ اس وقت جب کہ حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ نے اس نہایت اہم امر کی طرف توجہ دلائی اسلامی انجمنوں اور اداروں نے مستقل طور پر جاری رکھنے کی کوشش نہ کی۔ ورنہ آج نہ صرف یہ کہ مسلمانوں کی اقتصادی حالت ان کی موجودہ حالت سے بہت مختلف ہوتی۔ بلکہ سیاسی لحاظ سے بھی ان کی اہمیت بہت زیادہ ہوتی۔ اگر وہ بھی تجارتی میدان میں کسی با اثر حیثیت کے مالک ہوتے۔ تو آج نہ صرف یہ کہ ہندوؤں کو ان سے بے نیاز ہونے کی جرأت نہ ہوتی۔ بلکہ برطانیہ بھی اس طرح ان سے بے رخی نہ برت سکتا۔ بہرحال یہ بھی غنیمت ہے۔ کہ اب بھی مسلم لیگ نے اس طرف دھیان دینا ضروری سمجھا۔ اور عبوری حکومت میں اپنے ساتھ ناانصافی کے احساس نے ان کے قلوب کو جو صدمہ پہنچایا ہے۔ وہ اگر ان کے اندر تجارت کو فروغ دینے کا ذوق پیدا کر دے۔ اور انہیں اپنی اقتصادی کمزوری کو دور کرنے کا پورا پورا احساس کرا دے۔ تو سمجھنا چاہیئے کہ موجودہ صورت کا پیدا ہونا ان کے لئے ایک نعمت ثابت ہوگا۔

پس لیگ کو یہ قرارداد پاس کرنے پر جہاں ہم اس کی تحسین کرتے ہیں۔ وہاں اس امر کا اظہار کر دینا بھی ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ یہ کام ایک قرارداد پاس کر دینے پر ہی ختم نہ ہو جانا چاہیئے۔ اور نہ ایسا کرنے سے یہ سرانجام پا سکتا ہے۔ اس کے لئے ایک مسلسل اور باقاعدہ جدوجہد کی ضرورت ہے اور اسکے لئے ہر علاقہ کے مسلمانوں میں ایک تنظیم کا قائم کرنا ضروری ہے۔ لیگ کی تمام شاخوں سے مطالبہ کرنا کہ وہ اس سلسلہ میں تمام ضروری اقدامات کی تکمیل کریں کافی نہیں یہ ایک بالکل مبہم سا مطالبہ ہے۔ جس کی وضاحت ضروری ہے۔ اور اس سلسلہ میں ایک معین پروگرام ہونا چاہیئے۔ جس پر عمل کرنا لیگ کی تمام شاخوں بلکہ تمام ممبروں کے لئے ضروری ہو۔ اور مجلس عاملہ کا فرض ہے کہ اس قرارداد کو دائرہ الفاظ کی حدود سے باہر نکال کر

عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپایا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا

ایڈیٹر: رحمت اللہ خان شاکر

پنجاب میں توسیع تبلیغ

توسیع تبلیغ کے لئے حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی سیدنا المصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے پچاس مزید دیہاتی مراکز منظور فرمائے ہیں۔ ان مراکز میں ایک ایک مبلغ متعین رہے گا۔ جو اپنے حلقہ میں مقامی جماعتوں کے تعاون کے ساتھ تبلیغی جدوجہد کے لئے ذمہ وار ہوگا۔ مہربانی فرما کر جلد سے جلد اور ہر صورت میں ۲۵ ستمبر سے پہلے پہلے پنجاب کی جملہ دیہاتی جماعتیں اپنے گاؤں اور اپنے گاؤں کے اردگرد ۷ میل کے اندر اندر کے پچیس دیہات کے متعلق مندرجہ ذیل معلومات خاکسار کو بھجوا دیں۔ تا مراکز کا انتخاب کیا جا سکے۔

نام گاؤں۔ ڈاکخانہ۔ تحصیل۔ ضلع۔ کل آبادی۔ کل تعداد احمدی مرد و عورت گاؤں میں مسلمانوں۔ ہندوؤں۔ سکھوں وغیرہ میں سے کن کی اکثریت ہے۔ کیا لوگ متعصب ہیں۔ کیا عیسائی مشن قائم ہے۔ کیا مسجد احمدیہ ہے۔ (انچارج دفتر بیعت قادیان)

چندہ جلسہ سالانہ کے متعلق ضروری اعلان

احباب یاد رکھیں۔ کہ چندہ جلسہ سالانہ ایک لازمی چندہ ہے۔ اس کی باشرح ادائیگی بھی اتنی ہی ضروری ہے۔ جتنی کہ حصہ آمد اور چندہ عام کی۔ چندہ جلسہ سالانہ کی شرح ایک ماہ کی آمد کا ۱/۱۰ حصہ ہے۔ مگر افسوس ہے کہ بہت کم جماعتیں اس کو باشرح ادا کرتی ہیں۔ اور اکثر جماعتوں کے ذمہ بقایا چلتا رہتا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ عہدہ داران جماعت اس چندہ کی اہمیت کو پوری طرح محسوس نہیں کرتے۔ میں احباب جماعت اور عہدہ داران جماعت ہائے کی خدمت میں پرزور اپیل کرتا ہوں۔ کہ وہ نہ صرف سال رواں کے بجٹ ہی کو پورا کرنے کی کوشش کریں۔ بلکہ ساتھ ساتھ سابقہ بقایا کی ادائیگی کا بھی انتظام کریں۔ چندہ جلسہ سالانہ ہر صورت میں جلسہ سالانہ سے پہلے پہلے وصول ہو جانا ضروری ہے۔ تا کہ جلسہ سالانہ کے لئے ضروری اشیاء خریدنے میں دقت نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ آپ کی ہمتوں میں برکت دے۔ اور آپ کی کوششوں کو بارآور فرماوے۔ (ناظر بیت المال)

ناکامی کا موجب نہ بنو

فرمایا :۔ "وہ لوگ جو غیر معمولی جانی اور مالی قربانیوں کا وعدہ کرتے ہیں۔ مالی اعانت نہ دیکر یا بہت قلیل امداد سے مطمئن ہو کر اسکی ناکامی کا موجب بنتے ہیں۔"

آپ نے حضور کا ارشاد بالا پڑھا ہے۔ اب آپ غور فرما دیں۔ کہ کیا آپ کا مالی وعدہ دفتر اول کے بارھویں سال کا یا دفتر دوم کے سال دوم کا پورا ہو چکا ہے؟ اگر نہیں تو آپ فکر کریں۔ کہ کہیں آپ ہی ناکامی کا موجب نہ بن رہے ہوں۔ نیز اب تو سال کا آخری وقت آیا ہوا ہے۔ اس کے بعد ادائیگی کا کونسا موقعہ ہے۔ پس آپ اپنا وعدہ فوری ادا فرما دیں۔ اور کوشش کریں۔ کہ ۱۵ ستمبر تک آپ کا وعدہ پورا ہو جائے۔ تا آپ کا نام دعا کے لئے حضور کے خدمت میں پیش ہو جائے۔ ورنہ ۳۰ ستمبر تک۔ ادا کرنے کا ابھی سے ماحول پیدا کریں۔ اللہ تعالیٰ توفیق بخشے۔ یاد رہے کہ مقامی جماعتوں کے تمام عہدہ دار تحریک جدید کے کامیاب کرنے کے لئے ایسے ہی ذمہ وار ہیں۔ جیسے کہ صدر انجمن کے کاروبار کے کامیاب کرنے کے۔ اس میں کوئی فرق نہیں۔ (فنانشل سیکرٹری تحریک جدید)

سواری کے اونٹوں کی ضرورت

جن احباب کے پاس عمدہ اونٹنیاں یا اونٹ سواری کے کام کے قابل ہوں۔ وہ مہربانی کر کے خاکسار کو بواپسی اطلاع دیں۔ ضرورت ہے۔ (خاکسار (حضرت صاحبزادہ) مرزا بشیر احمد قادیان)

غریب زمینداروں کے بچوں کے لئے تعلیمی وظائف

ان دنوں سال گذشتہ کی طرح بہبودی کسانان فنڈ کے وظائف کی عطائیگی ہر ایک ضلع میں زیر غور ہے۔ سکولوں اور کالجوں کے لڑکے اور لڑکیاں جن کے والد کا معاملہ زمین ۲۵ روپے سالانہ سے کم ہے۔ درخواستیں دے سکتے ہیں۔ ہر ضلع کے ڈسٹرکٹ انسپکٹر صاحب کے دفتر میں درخواست دینی چاہیئے۔ حصہ مڈل میں وظیفہ کے لئے جماعت پنجم کے لڑکے اور جماعت ششم کی لڑکیاں جو امتحان وظیفہ میں شامل ہوئیں۔ درخواست کر سکتی ہیں۔ حصہ ہائی کے وظیفہ کے لئے صرف جماعت نہم کے وہ لڑکے جو گذشتہ امتحان ورنیکلر فائنل میں شریک ہوئے۔ اور وہ لڑکیاں جو مڈل سٹینڈرڈ امتحان میں شامل ہوئیں۔ درخواست کر سکتی ہیں۔ معاملہ کی شرط کو پورا کرنے والے کالجوں کے سب لڑکے درخواست کر سکتے ہیں۔ (خاکسار فضل احمد ڈی۔ آئی مدارس ملتان)

اخبار احمدیہ

درخواستہائے دعا (۱) فضل الرحمن صاحب کو رعشہ ٹانگ ٹوٹ جانے کی وجہ سے سخت تکلیف میں ہیں۔ (۲) محمد اسحاق صاحب ہاشمی الہ آبادی کی اہلیہ صاحبہ دو تین ماہ سے بعارضہ اسہال بیمار ہیں۔ (۳) عنایت اللہ صاحب ہاشمی گوکیکی قریباً ایک سال سے بیمار ہیں۔ (۴) شیخ افتخار رسول صاحب انبالہ چھاؤنی کی والدہ صاحبہ دائم المریض ہیں۔ (۵) فضل احمد صاحب واقف زندگی کے بڑے بھائی ایک حادثہ کے نتیجہ میں سخت تکلیف میں ہیں۔ (۶) محمد الدین احمد صاحب پال راچی کی گردن پر کاربنکل ہے۔ جس کا اپریشن کیا گیا ہے۔ (۷) ناصرہ خاتون صاحبہ کانپور تین ماہ سے بیمار ہیں۔ (۸) سید ارشد علی صاحب لکھنوی عرصہ ڈیڑھ سال سے بیمار ہیں۔ (۹) مسعود احمد صاحب بی۔ اے واقف زندگی کی لڑکی عرصہ سے بیمار ہے۔ (۱۰) امۃ الرشید بنت محمد یامین تاجر کتب قادیان دس بارہ دن سے ٹائیفائڈ سے سخت بیمار ہے۔ احباب سب کے لئے دعا فرمائیں۔

ولادت (۱) شیخ افتخار رسول صاحب گارڈ انبالہ چھاؤنی کے ہاں ۱۴ر جولائی کو دوسرا فرزند تولد ہوا۔ حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے گلزار حسین نام تجویز فرمایا۔ (۲) سردار عبدالرحمن صاحب (مہر سنگھ) کے ہاں لڑکا تولد ہوا۔ حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے رفیق احمد نام تجویز فرمایا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

دعائے مغفرت (۱) مستری محمد شریف صاحب میک ورکس قادیان کی اہلیہ صاحبہ ۱۹ر اگست ۱۹۴۶ء کو فوت ہوگئیں۔ (۲) امام حسین صاحب ننگ گڑھ کا لڑکا امام حسن فوت ہو گیا ہے۔ (۳) عبدالغنی صاحب دیوڑی ریاست پٹیالہ کا اکلوتا لڑکا ۲۶/۸/۴۶ کو فوت ہو گیا۔ (۴) مولوی عبدالقیوم خاں صاحب بی۔ اے ایل۔ ایل۔ بی وکیل مانسہرہ ایک لمبا عرصہ بیمار رہنے کے بعد ۲۲ر اگست کو وفات پا گئے۔ مرحوم بہت مخلص اور پرجوش احمدی تھے۔ اور سالہا سال سے فالج سے بیمار تھے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون احباب مغفرت و بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

ایک اشتباہ کا ازالہ الفضل کے ایک گذشتہ پرچہ میں یہ خبر شائع ہوئی تھی۔ کہ ڈاکٹر محمد احمد صاحب کے لئے دعا کی جائے۔ جو کہ بغرض ملازمت ایبے سینیا جا رہے ہیں۔ بعض دوستوں نے اس سے مراد ڈاکٹر محمد احمد صاحب ابن مکرم ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب لیا ہے۔ جو صحیح نہیں۔ یہ کوئی اور دوست ہیں۔ محمد احمد صاحب ابن ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب بدستور قادیان میں

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ایک رؤیا کا ایمان افزا ظہور

سابق صدر کانگرس مولوی ابوالکلام صاحب آزاد کے متعلق آسمانی خبر پوری ہو گئی

از مکرم مولوی ابوالعطاء صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان

ہمارا ایمان ہے اور ہر مذہبی انسان کا یہی ایمان ہونا چاہیئے۔ کہ زندہ خدا اپنی صفات کا ہمیشہ ظہور فرماتا ہے۔ وہ جس طرح پہلے زمانوں میں اپنے پیارے اور مقرب بندوں سے کلام کرتا رہا ہے۔ اب بھی اپنے برگزیدوں سے گویا ہوتا ہے اور جس طرح پہلے راستبازوں پر غیبی امور کا قبل از وقت انکشاف فرماتا تھا۔ اب بھی صادقوں کو آنے والے واقعات کی وقوع سے پیشتر اطلاع دیتا ہے۔ یہی زندہ یقین ہستی باری تعالیٰ کے لئے حقیقی ایمان ہے۔ اور اسی واضح ثبوت سے وہ نہاں در نہاں ذات اپنے وجود کو منواتی ہے۔ دوسرے مذاہب کے پیرو اس برہان کو زمانہ ماضی کا ایک واقعہ تسلیم کرتے ہیں۔ لیکن اس کا تازہ ثبوت پیش کرنے سے عاجز و قاصر ہیں۔ مگر اسلام چونکہ زندہ مذہب ہے۔ اور زندہ وثمر دار درخت کی طرح ہر زمانے میں اپنے تازہ پھل پیش کرتا ہے۔ اس لئے آغاز اسلام سے آج تک مسلمانوں میں ایسے مقدس انسان ہوتے رہے ہیں۔ اور آئندہ تا قیامت ہوتے رہیں گے۔ جو خدا سے غیب کی خبریں پا کر اور مخلوق کو ان کے ظہور سے قبل آگاہ کر کے اس کی ہستی کا ثبوت دیتے رہے ہیں۔ اور دیتے رہیں گے۔ ان غیبی خبروں پر ایک حد تک جملہ اولیاء اللہ کو مطلع کیا جاتا ہے۔ ہاں نبی کی ذات میں ان خبروں کی غیر معمولی کثرت اور عظمت پیدا ہو جاتی ہے۔

سلسلہ احمدیہ کا قیام کسی پرانے قصے یا دیرینہ روایت پر نہیں۔ بلکہ زندہ کتاب قرآن مجید کی پیروی میں خدا کے زندہ روح پرور اور قطعی و یقینی کلام پر ہے۔ بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سینکڑوں امور کے متعلق خدا سے وحی پا کر قبل از وقت اعلان فرمایا۔ اور وہ جملہ مہتم بالشان امور اسی طرح وقوع پذیر ہوئے۔ جس طرح خدا کی وحی میں بتایا گیا تھا۔ ابھی ان عظیم الشان اور بظاہر ان ہونی باتوں کا ظہور ہو رہا ہے۔ اور بعض ان میں سے مستقبل قریب یا مستقبل بعید سے بھی متعلق ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال پر بھی اللہ تعالیٰ نے اس پاک جماعت کے برگزیدہ افراد کو اپنی اس نعمت سے نوازا۔ جس سے وہ ہمیشہ انبیاء علیہم السلام کی جماعتوں کو بہرہ ور کرتا رہا ہے۔ چنانچہ جماعت احمدیہ کے موجودہ امام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز پر گذشتہ دنوں اللہ تعالیٰ نے بکثرت غیب کی خبریں ظاہر فرمائیں۔ جن میں بہت سے اہم حالات کے ظہور کی اطلاع دی گئی تھی۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ نے اللہ تعالیٰ کے منشاء کے مطابق ان خبروں کو قبل از ظہور شائع فرمایا۔ تا ان کے وقوع کے موقعہ پر ایک طرف ملحد اور دہریہ لوگوں پر اتمام حجت ہو۔ اور وہ زندہ متکلم خدا کو پہچانیں اور دوسری طرف معاندین سلسلہ احمدیہ جانیں کہ زندہ خدا اس جماعت کے ساتھ ہے اور یہی لوگ اس کی رضا کی راہوں پر چلنے والے ہیں۔

ان اہم غیبی خبروں میں سے جو حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز امام جماعت احمدیہ پر اس زمانہ میں ظاہر ہوئیں ایک خبر مولوی ابوالکلام صاحب آزاد سابق صدر کانگرس کے متعلق ہے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۹ اپریل ۱۹۴۵ء کو ایک رؤیا دیکھا۔ جسے سینکڑوں آدمیوں کے سامنے ذکر فرمایا۔ اور پھر خطبہ جمعہ میں اسے دہراتے ہوئے بیان کیا۔

"ابوالکلام صاحب آزاد کے متعلق مجھے بتایا گیا۔ کہ قریب عرصہ میں ان کی ذات کے متعلق ایک عظیم الشان واقعہ ہونے والا ہے۔ میں نے اس رؤیا کی تعبیر یہ بتائی تھی۔ کہ انسانی زندگی میں دو ہی واقعات عظیم الشان ہوتے ہیں۔ یا تو اس کا مر جانا اور یا جس کام میں وہ مشغول ہو اس میں اسے کسی عظیم الشان خدمت کا موقعہ مل جانا۔ پس میں نے کہا تھا کہ یا تو اس خواب میں ان کی موت کی طرف اشارہ ہے۔ یا آزاد ہو جانے اور کسی بڑے کام کا موقعہ پانے کی طرف"

(روزنامہ الفضل ۲۳ جون ۱۹۴۵ء)

واقعات نے ثابت کر دیا ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا یہ رؤیا نہایت نمایاں رنگ میں پورا ہوا ہے۔ مولوی ابوالکلام صاحب آزاد نے جو روش گذشتہ دنوں اختیار کی۔ اس نے انہیں اس رؤیا صادقہ کی تعبیر کے ہر پہلو کا پورا پورا مصداق بنا دیا۔ ہندوستان کی ساری کی ساری مسلم قوم ان کی اس روش کے باعث ان کو جس نظر سے دیکھتی ہے۔ اس کا اندازہ موقر روزنامہ "نوائے وقت" کے مندرجہ ذیل اقتباس سے بخوبی ہو سکتا ہے جو اس نے اپنے مقالہ افتتاحیہ زیر عنوان "ابوالکلام آزاد" میں شائع کیا ہے۔ لکھا ہے۔ ؎

وائے عشقے کہ ناز او فرسود
در حرم زاہد و در بت خانہ مرد

مولوی ابوالکلام آزاد ہندوستانی سیاسیات میں آج کل وہی پارٹ ادا کر رہے ہیں۔ جو دو سو سال پہلے بنگال میں میر جعفر نے اور میسور میں میر صادق نے ادا کیا۔ یا ہمارے اپنے زمانہ میں لاوال نے فرانس میں اور کوئز لنگ نے ناروے میں۔ یہ حقیقت مبالغے سے بالکل خالی ہے۔ کہ اس وقت مسلمانوں کے استقلال اور ہندوستان کی ترقی کے راستے میں سب سے بڑی چٹان مولوی ابوالکلام آزاد کا وجود گرامی اور ان کی خالص خود غرضانہ سیاسیات ہیں ۱۹۴۵ء کی شملہ کانفرنس کی ناکامی کی ایک بڑی وجہ مولوی صاحب کی ہٹ دھرمی تھی۔ اور ۱۹۴۶ء کی گفتگوئے مفاہمت تین ماہ کی مسلسل تگ و دو کے بعد ٹوٹی تو اس کی ناکامی کا ناقابل رشک شرف بھی مولوی صاحب ہی کے حصہ میں آیا۔ مولوی ابوالکلام آزاد نے وزیر ہند کو جو خط لکھے۔ وہ منظر عام پر آ چکے ہیں۔ ان خطوط کی ایک ایک سطر اور ایک ایک حرف مسلمانوں کے خلاف زہر میں بجھے ہوئے تیروں کا درجہ رکھتے ہیں" (نوائے وقت لاہور ۲۹ جون ۱۹۴۶ء)

اس اقتباس سے ظاہر ہے کہ مسلم قوم مجموعی طور پر مولوی ابوالکلام آزاد کو اپنے حق میں کس قدر ضرر رساں وجود سمجھتی ہے۔ اور اس کا سبب سے بڑا حصہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کی رؤیا کے اعلان کے بعد پیدا ہوا ہے۔ خدارا ناظرین اس اقتباس کے ابتدائی شعر پر پھر غور فرمائیں۔ ؎

وائے عشقے کہ ناز او فرسود
در حرم زاہد و در بت خانہ مرد

گویا مسلمانوں نے مولوی ابوالکلام صاحب آزاد کو اپنے حق میں "در بت خانہ مرد" کا مصداق تسلیم کر لیا ہے۔ اور یہ ہمارے امام ہمام ایدہ اللہ بنصرہ کے رؤیا مطبوعہ الفضل ۲۳ جون ۱۹۴۵ء کی تعبیر کا ایک پہلو ہے۔

ہندو قوم مولوی ابوالکلام صاحب آزاد کو کس نگاہ سے دیکھتی ہے اس کے لئے آپ ہندو کانگرس کے بڑے لیڈر سردار ولبھ بھائی پٹیل کے مندرجہ ذیل الفاظ کا مطالعہ فرمائیں۔ انہوں نے آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے اجلاس میں

مولوی ابوالکلام صاحب آزاد کے متعلق کہا کہ:

"انہوں نے کسی موقعہ پر بھی کانگرس کی عزت پر بٹہ نہ لگنے دیا۔ اگر ان کی جگہ کوئی اور ہوتا۔ تو شاید اتنی دلیری اور جرأت کا ثبوت نہ دے سکتا۔ **ہندوستان کو آزادی کے مندر کی دہلیز پر پہنچانے کا کریڈٹ مولانا آزاد کو ہی ملتا ہے۔**" (روزنامہ پربھات لاہور مورخہ ۷ جولائی ۱۹۴۶ء)

ہندو قوم کے اس بیان سے ظاہر ہے۔ کہ ان کے نزدیک "ہندوستان کو آزادی کے مندر کی دہلیز پر پہنچانے کا کریڈٹ مولانا آزاد کو ہی ملتا ہے"۔ یہ بات بھی سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ کے رویاء صادقہ کی تعبیر کا دوسرا پہلو ہے۔ جیسا کہ الفضل ۲۳ جون ۱۹۴۵ء میں شائع ہو چکا ہے۔

ہمارا مقصد اسوقت مولوی ابوالکلام صاحب آزاد کے رویہ کی تنقید یا مذمت کرنا نہیں اور نہ ہی اس مقالہ کا موضوع وہ سیاسی نقصان ہے۔ جو ان کے اقدام کے نتیجہ میں اس وقت مسلمانانِ ہند کو پہنچ چکا ہے۔ یا آئندہ پہنچیگا۔ بلکہ ہم تمام ہندوؤں اور مسلمانوں کو خدا تعالیٰ کے اس نشان کی طرف توجہ دلانا چاہتے ہیں۔ جو اس نے اپنے پیارے بندے اور ہمارے مقدس امام ایدہ اللہ بنصرہ کے ذریعہ ظاہر فرمایا ہے۔ حضور ایدہ اللہ بنصرہ نے خدا سے خبر پاکر اعلان فرمایا۔ کہ ابوالکلام صاحب آزاد کے متعلق مجھے بتایا گیا ہے۔ کہ "قریب عرصہ میں ان کی ذات کے متعلق ایک عظیم الشان واقعہ ہونے والا ہے"۔ یہ اعلان اپریل ۱۹۴۵ء میں ہوا۔ اس کا دوبارہ ذکر جون ۱۹۴۵ء میں روزنامہ الفضل میں ہوا۔ اور آج ۱۹۴۶ء میں سارے ہندو اور سارے مسلمان یکزبان ہو کر کہہ رہے ہیں۔ کہ "واقعی مولوی ابوالکلام صاحب آزاد کے ذریعہ ایک عظیم الشان واقعہ ظاہر ہو گیا"۔ کیا کوئی منصف مزاج انسان ان حالات و واقعات پر غور کرنے کے بعد اس رؤیاء کی صداقت سے انکار کر سکتا ہے؟ کہ یہ اللہ تعالیٰ کے عالم الغیب اور سلسلہ احمدیہ کے برحق ہونے پر ایک واضح برہان نہیں۔ یقیناً ہے۔ ان فی ذالک لاٰیۃ لقوم یؤمنون۔

ختم نبوت کی نرالی توجیہہ

(از مکرم مسعود احمد صاحب بی۔اے واقف زندگی)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مبعوث ہو کر مسلمانوں کو انکی اس زبردست غلطی سے آگاہ کیا کہ وہ ختم نبوت کو اس طریق پر مان رہے تھے۔ کہ جس سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہتک ہوتی تھی۔ اس لئے کہ آپ کے وجود باجود کی طرف یہ مکروہ امر منسوب کیا جا رہا تھا۔ کہ گویا آپ انعامات الٰہیہ کے حصول کے راستہ میں حد فاصل کے طور پر ہیں۔ اور آپ کی ذات والا صفات پر تمام انعامات الٰہیہ اس طریق پر ختم ہو گئے۔ جس طرح کسی شخص کو گلا گھونٹ کر مار دیا جاتا ہے۔ مسلمانوں نے اگرچہ مخالفت کی۔ اور آج تک کر رہے ہیں۔ لیکن اس الٰہی انتباہ کے نتیجے میں مخفی طور پر خیالات و افکار کی دنیا میں ایک ہیجان پیدا ہوا۔ اور راست و ناراست خیالات کے درمیان یہ کشمکش آج تک جاری ہے۔ اور اس کے نتیجے میں سعید روحیں آسمانی آواز پر لبیک کہتے ہوئے سلسلہ حقہ میں داخل ہو کر تازہ بتازہ روحانی غذا سے تقویت حاصل کر کے روحانی امراض سے شفا پا رہی ہیں۔ اور اس کے برعکس وہ مخالفین جو اپنی بدقسمتی سے اس چشمہ ہدایت سے دور بھاگ رہے ہیں۔ اور جانتے بوجھتے باوجود اتمام حجت کے غلط عقائد پر مصر ہیں۔ وہ گمراہی میں ترقی کر رہے ہیں۔ اور اپنی ترقی معکوس پر نازاں ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق ایسے غلط عقائد اختیار کر کے کہ جن سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہتک لازم آتی ہے۔ وہ کبھی حضور کی غلامی میں نہیں رہ سکتے۔ اب یہاں تک نوبت آ چکی ہے۔ کہ خاص اس عقیدے کی بنا پر علی الاعلان اپنے آپ کو حضور سے علیحدہ کیا جا رہا ہے۔ لیکن تماشہ یہ ہے۔ اسلام اور قرآن کے سب سے بڑے محافظ بھی خود بنتے ہیں۔

کسی چیز کا آئندہ کے لئے کلی طور پر ختم ہو جانا ختم کر دینے والے پر دو طرح سے اثر انداز ہوتا ہے۔ اول یہ کہ اگر وہ چیز جس کو ختم کیا گیا ہے۔ بری اور مضرت رساں ہے۔ تو ختم کرنے والا قابل تحسین و ستائش۔ برخلاف اس کے اگر وہ چیز اچھی ہے فائدہ مند ہے۔ نعمت ہے تو پھر ختم کرنے والا نہ صرف یہ کہ قابل ستائش نہیں۔ بلکہ قابل نفرین بھی ہے۔ یہ قانون اچھی چیز کے کلی انقطاع کے لئے ہے لیکن اگر اچھی چیز کا ختم کلی نہ ہو۔ بلکہ وہ ختم بایں معنیٰ ہو۔ کہ اس چیز کے پہلے سے قائم شدہ ذریعہ کو ختم کر کے ایک نیا ذریعہ قائم کیا جائے۔ تو پھر ایسا قدم قابل ستائش قرار پائے گا۔ اور آئندہ کے لئے ترقی کا قدم تصور کیا جائے گا نہ کہ تنزل کا پس اچھی چیز کا ختم محمود بھی ہوتا ہے اور مذموم بھی غلطی خوردہ مسلمان ختم مذموم مان کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہتک کر رہے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مبعوث ہو کر ختم نبوت کو ختم محمود ثابت کیا۔ اور اس کے ثبوت میں اپنا وجود پیش کیا۔ کیونکہ آئندہ انعامات الٰہی کے حصول کے لئے جو نیا راستہ پیروی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں خدا نے جاری کیا تھا۔ آپ اسی راستے پر چل کر نبوت کے مقام پر پہنچے تھے۔ آپ نے اس حقیقت کو از روئے عقل ہی ثابت نہیں کیا۔ بلکہ خدا سے توفیق پا کر مشاہدہ پر اسکی بنیاد رکھی۔ اور کھلے الفاظ میں دنیا کو بتا دیا۔

کرامت گرچہ بے نام و نشان است
بیا بنگر ز غلمانِ محمد

اس حقیقت کے آشکارا ہو جانے کے بعد مسلمانوں کے لئے دو ہی راستے کھلے تھے۔ یا تو وہ نبوت کو نعمت مان کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نعوذ باللہ ظالم مانتے کہ آئندہ کے لئے تمام امت کو اس نعمت سے محروم کر گئے۔ یا پھر نبوت کو لعنت تسلیم کرتے۔ کہ جس کو ختم کر کے حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم دنیا پر احسان کر گئے۔ ادھر کنواں ادھر کھائی۔ نگلوں تو اندھا اگلوں تو کوڑھی۔ وہ حالت مسلمانوں کی تھی۔ مولوی صاحبان تو لکیر کے فقیر۔ اس ٹیڑھی کھیر کو کیونکر ہضم کرتے۔ انہوں نے تو یہ کہا۔ کہ ہم اپنے آپ پر الزام لے لیتے ہیں۔ کہ ہم بے وقوف ہیں۔ نبوت بھی نعمت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسکو کلی طور پر ختم کرنے والے بھی محسن۔ اس کا جواب کہ یہ دونوں کیسے تطبیق پائیں۔ یہ کہ ہم بے وقوف سہی۔ ہمارا عقیدہ باپ دادا کی میراث۔ کیسے چھوڑ دیں۔ دنیا نے پھبتی اڑائی۔ کہ ماشاء اللہ کیا منطق ہے۔ استدلال بھی ان پر ہی ختم ہے۔ پڑھے لکھے گھبرائے۔ کہ اگر یہی عقیدہ رکھا۔ جو سراسر عقل کے خلاف ہے۔ تو پڑھا لکھا کر ڈبویا۔ جیتی مکھی کیسے کھا جائیں۔ جو بات بالبداہت غلط ہو۔ اس کو صحیح کیسے مان لیں۔ آخر جو جی میں آیا۔ کہنے لگے۔ مذہب کو جب چاہا بدل ڈالا۔ ختم نبوت کے مسئلہ کی پریشانی بھی دور ہوئی۔ صاف کہہ دیا۔ کہ نبوت لعنت ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سب سے بڑا احسان یہ ہے۔ کہ آئندہ کے لئے اسکو ختم کر گئے۔ چنانچہ ختم نبوت کی نرالی توجیہہ ملاحظہ ہو:۔

"اسلام میں مسئلہ ختم نبوت کو جو اہمیت حاصل ہے۔ ہمارے علماء نے بہت کم اس کا احساس کیا۔ جس کی وجہ سے عام مسلمان ان برکات و سعادات سے فیضیاب نہ ہو سکے۔ جو اس تصور کے ساتھ وابستہ ہیں۔ ڈاکٹر اقبال نے لکھا ہے۔ کہ ختم نبوت انسان کے ذہنی ارتقاء کے لئے ضروری ہے۔ یہ دراصل بنی نوع انسان کی ذہنی اور اخلاقی آزادی کی طرف اولین قدم ہے۔ جو اسلام اور قرآن نے اس سلسلے میں اٹھایا۔ کوئی قوم اس وقت تک ترقی نہیں کر سکتی۔ جب تک اسے آزادی سے سرفراز نہ کیا جائے۔ اور اسے نیک و بد۔ راست و ناراست حق و باطل کے دوراہے پر اس طرح نہ چھوڑ دیا جائے۔ کہ وہ اپنی بصیرت اپنی نظر اور اپنی خبر و آگاہی پر پوری طرح اعتماد رکھتے ہوئے ان میں سے کوئی ایک راہ اختیار کرے خلق آدم کی غرض اصلی بھی یہی آزادی ہے اور یہی مقصد ہے۔ اس آیت کریمہ کا "وھدینٰہ النجدین (ہم نے انسان کے سامنے دونوں راہیں کھول دی ہیں) جب تک سلسلہ نبوت جاری رہا۔ انسان کو اپنی قوتوں اور باطنی صلاحیتوں پر تکیہ کرنے اور ان سے کام لینے کے مواقع نہ ملے اور نہ مل سکتے تھے۔ اس طرح اس غرض کیلئے حضرت اکرم پر اس سلسلے کو مختتم اور منقطع قرار دے دیا گیا" (ماخوذ از نگار مئی ۱۹۴۶ء مضمون پروفیسر شوکت سبزواری ایم۔اے)

مندرجہ بالا اقتباس پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ گویا مضمون نگار کے نزدیک نبوت ایک لعنت ہے۔ نبوت روک ہے انسانی ترقی کے راستے میں جب تک یہ سلسلہ جاری رہا۔ انسانی دماغ آزادئ فکر کی دولت سے محروم رہا۔ اور زبردستی طبیعت کے خلاف مخصوص راہوں کو اختیار کرنے پر مجبور کیا گیا۔ العیاذ باللہ۔ امت مسلمہ کے سپوت فرزند ملاحظہ ہوں کہ جس چیز کو قرآن مجید میں خدا تعالےٰ نے جگہ جگہ نعمت قرار دیا۔ اور نبیوں کو منعم علیہ کا خطاب دیا۔ اور اس کو بندوں پر احسان کے طور پر پیش کیا اس کو آج محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف اپنے آپ کو منسوب کرنے والے لعنت قرار دے رہے ہیں۔ کوئی پوچھے کہ یہ تو فرمائیے کہ کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خود بھی عرصہ دراز تک دنیا کی ترقی میں روک بنے رہے ہیں؟

غیر احمدی مسلمان غور کریں کہ وہ ختم نبوت کے غلط عقیدے کو اختیار کرنے سے کس حالت کو پہنچ گئے ہیں۔ مامور کا جھٹلانا بہت مہنگا ثابت ہوتا ہے۔ دنیوی طور پر مسلمان ذلیل ہیں ہی۔ ان کی عزت آشکارا ہے روحانی طور پر بھی وہ مفلس و قلاش ہوتے جا رہے ہیں۔ اب مسلمانوں کی مامور من اللہ کی مخالفت میں جرأت اور دلیری اس حد کو پہنچ چکی ہے کہ جس حد پر پہنچ کر وہ نہ صرف اس مامور سے پھر رہے ہیں۔ بلکہ خدا اور رسول سے بھی بے تعلق ہوتے جا رہے ہیں۔ یہی حالت ہوتی ہے کہ جب خدا کی تائید و نصرت جماعت حقہ کے حق میں پورے زور شور سے ظاہر ہوتی ہے اور اسی لئے خدا نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کے مطابق آپکے موعود فرزند کو مصلح موعود کے روپ میں دنیا میں کھڑا کیا ہے۔ اور عنقریب حق و باطل کی زبردست جنگ ہونے والی ہے۔ جس میں مخالف طاقتیں سب شکست فاش کا منہ دیکھیں گی ہر انصاف پسند کا فرض ہے کہ اس وقت کے آنے سے پہلے اس ہدایت کو قبول کرکے خدا کی امان میں داخل ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر حالات زمانہ کی شہادت

از مکرم مولوی صدر الدین صاحب مولوی فاضل مجاہد ایران

اللہ تعالےٰ کی یہ سنت مستمرہ ہے کہ جب دنیا میں روحانیت سوز آندھیاں چلتی ہیں۔ اور بہتوں کے ایمان کو خس و خاشاک کی طرح اڑا کر کہیں سے کہیں پھینک دیتی ہیں۔ تو ایسے وقت میں اللہ تعالےٰ اپنے پاک مصلحین کو ابر رحمت کرکے بھیجتا ہے۔ جو ان آندھیوں کو روکتا اور زمین کو سرسبز و شاداب کرتا ہے۔ یہ اللہ تعالےٰ کی سنت ہر نبی کے زمانہ میں جاری تھی۔ اور اب بھی ہمارے آقا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں جاری ہے آپ ایسے وقت میں اور ایسے زمانہ میں دنیا کی اصلاح کے لئے مبعوث ہوئے جو فسق و فجور سے بھرا ہوا ہے اور مذہب اسلام جو حقیقی دین الٰہی ہے۔ دنیا سے رخصت ہوتا نظر آرہا تھا۔ چنانچہ تمام مسلمان اس وقت زمانہ کی خرابی اور اپنی بے کسی اور بے بسی کا اظہار کر رہے ہیں۔ ہر طرف سے آہ و فغاں کی آواز آتی ہے۔ ایک ہندوستانی یہ اعلان کرتا ہے۔ "اب اسلام کا صرف نام قرآن کا فقط نقش باقی رہ گیا ہے۔ مسجدیں ظاہر میں تو آباد ہیں۔ لیکن بالکل ویران۔ علماء اس امت کے بدتر ان کے ہیں"

(اقتراب الساعۃ صـ۱۲)

اور دوسرا ممالک عرب کی طرف سے یوں واویلا کرتا ہے۔

"ان الاسلام لیس لہ زعامۃ ولا جماعات تبث دعوتہ ولا دولۃ تقیم احکامہ وتنفذ حضادتہ بل صار المسلمون فی جملتھم حجۃ علی الاسلام وحجابا دون نورہ" یعنی اسلام کے لئے نہ کوئی زعامت ہے اور نہ ہی کوئی ایسی جماعتیں ہیں جو اس کی اشاعت کریں۔ اور نہ ہی کوئی ایسی حکومت ہے جو اس کے احکام کو قائم کرے اور اس کے تمدن کو نافذ کرے۔ بلکہ اس کے برعکس تمام کے تمام مسلمان اسلام کے برخلاف حجت ہو گئے ہیں۔ اور اس کے نور کے آگے پردہ بن گئے ہیں۔

(کتاب الوحی المحمدی صـ۹۴ مصنفہ علامہ رشید رضا)

تیسرا ایران سے بصد درد یہ صدا بلند کر رہا ہے:-

ہر روز بما سستی و ادبار فزوں شد
از دائرہ نبی پائے برون شد
وز نکبت و ز فقر جگر ہا ہمہ خوں شد
آں عزت بالود اول چہ و چوں شد
کاینساں ہمہ گشتیم گرفتار مذلت
اے ملت اسلام نہ ہنگام نفاق است
امروز گہ وحدت و دوران وفاق است
دین گشتہ ضعیف و ہمہ دین تحت محاق است
در مذہب و آئین شما بوے فراق است
دین بعد شمار اندہد سود ندامت

یعنی ہم ہر روز سستی اور ادبار میں بڑھتے جاتے ہیں۔ اور دائرہ نبی (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے ہمارے پاؤں باہر ہو گئے۔ اور مصیبت اور فقر سے سب کے جگر خون ہو گئے ہیں۔ وہ عزت جو پہلے ہم کو حاصل تھی اب وہ کہاں ہے کہ اس طور پر ہم ذلت میں گرفتار ہو گئے ہیں۔ اے ملت اسلام یہ نفاق کا وقت نہیں۔ آج تو وحدت اور اتفاق کے دور دورہ کا وقت ہے۔ دین اسلام کمزور ہو گیا ہے اور اس کا چاند تاریکی کے منازل طے کر رہا ہے۔ تمہارے مذہب میں اور تمہارے قانون میں اس سے جدائی ہو گئی ہے۔ اس کے بعد تم کو پچھتانے کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا (اخبار مفتہ وار "آئین اسلام" طہران ۳ ذی حجہ ۱۳۶۴ نمبر ۸۵)

پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایسے نازک زمانہ میں تشریف لانا۔ اور دنیا کو صحیح عقائد پر قائم کرنا۔ اور شریعت اسلام کا قائم کرنا آپ کی صداقت کی بڑی زبردست دلیل ہے۔ حضور فرماتے ہیں:-

ہے وہ پانی ہوں کہ آیا آسماں سے وقت پر
ہیں وہ ہوں نور خدا جس سے ہوا دن آشکار

پھر فرماتے ہیں:

وقت تھا وقت مسیحا نہ کسی اور کا وقت
میں نہ آتا تو کوئی اور ہی آیا ہوتا

پس مبارک ہیں وہ لوگ جو اس پر آشوب زمانہ میں جو ادھر ادھر سراسیمہ اور حیران و پریشان پھرنے کے خدا تعالےٰ کے مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کرکے محکم عقائد اور اعمال صالحہ پر گامزن ہوئے ہیں۔ اور مضبوط قلعہ میں داخل ہو کر خدا تعالےٰ کی رضا کو حاصل کرتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کیا ہی خوب فرماتے ہیں

صدق سے میری طرف آؤ اسی میں خیر ہے
ہیں درندے ہر طرف میں عافیت کا ہوں حصار
اک زماں کے بعد اب آئی ہے یہ ٹھنڈی ہوا
پھر خدا جانے کہ کب آویں یہ دن اور یہ بہار

بیوہ ملک فضل خالق صاحب امرتسری کی زمین کے متعلق اعلان

ملک فضل خالق صاحب مرحوم امرتسری نے اپنی زندگی میں محلہ دارالشکر میں دو کنال اراضی بعوض ۱۹۰۰ نظارت امور عامہ کی معرفت فروخت کرکے قیمت وصول کرلی تھی۔ اب انکی وفات کے بعد ان کی بیوہ اس زمین کو دوبارہ فروخت کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ اس کے متعلق پہلے بھی اعلان کیا جا چکا ہے کہ کوئی احمدی اس اراضی کو خرید نہ کرے کیونکہ یہ پہلے سے فروخت شدہ ہے۔ نیز بیوہ ملک فضل خالق صاحب کی جو دوسری اراضی قادیان میں ہے اس کی خرید و فروخت بھی نظارت امور عامہ کی اجازت کے بغیر نہ کی جائے۔

ناظر امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ قادیان

وصیتیں

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

۲۵۲۳ منکہ حشمت بیگم زوجہ حکیم رحمت اللہ صاحب قوم قریشی عمر ۵۲ سال بیعت نومبر ۱۹۰۵ء ساکن سنگرور ڈاکخانہ خاص ضلع سنگرور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵ / ۷ / ۴۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد حسب ذیل ہے۔ ایک مکان محلہ قاضیاں لدھیانہ میں موجود ہے۔ جو مجھے مہر میں ملا ہے جس کو میں نے زیور خود فروخت کر کے دوبارہ بنوایا ہے۔ جس کی قیمت سات صد روپیہ ہے اور زیور باقی ماندہ یک صد روپیہ کا ہے۔ یہ کل آٹھ صد روپیہ ہوا جس کے میں ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائداد ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

الامۃ: حشمت بیگم بقلم خود موصیہ
گواہ شد: رحمت اللہ ہیڈ کانسٹیبل
گواہ شد: حکیم رحمت اللہ ۹/۷/۴۶
گواہ شد: رشید احمد سٹیلر ماسٹر سنگرور

۹۶۰۸ منکہ محمود احمد ملک ولد ملک غلام فرید صاحب ایم۔ اے قوم ککے زئی پیشہ ملازمت عمر ۲۸ سال پیدائشی احمدی ساکن دار الفضل قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۷/۴۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میرے والد صاحب بفضل خدا زندہ ہیں میری کوئی جائداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ مبلغ ۴۰ روپے ماہوار ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اور اقرار کرتا ہوں کہ ماہ بماہ باقاعدگی سے حصہ آمد ادا کرتا رہوں گا۔ اور اپنی آمد کی کمی بیشی سے اطلاع دیتا رہوں گا۔ میری وفات پر جو میری جائداد ثابت ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد محمود احمد ملک
گواہ شد: امین الدین عباسی کراچی!
گواہ شد: فضل احمد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کراچی:۔

۹۵۷۷ منکہ عفت بیگم والدہ حفیظ اللہ خان صاحب قوم پٹھان ساکن نادون ڈاکخانہ خاص ضلع کانگڑہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵ / ۲ / ۴۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اس وقت میری کوئی جائداد نہیں ہے۔ اس وقت صرف میری ماہوار آمد ۱۰ روپے منجانب پسران خود بطور وظیفہ جاری ہے۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میرے مرنے پر میری جس قدر جائداد ثابت ہو۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

الامۃ: عفت بیگم بقلم خود۔
گواہ شد: غلام یٰسین انسپکٹر بیت المال گواہ شد: محمد رمضان سیکرٹری مال جماعت احمدیہ بقلم خود۔ گواہ شد:۔ حفیظ اللہ خاں پسر موصیہ پریذیڈنٹ جماعت نادون

مرہم عیسیٰ

حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ مرہم عیسیٰ نہایت مبارک مرہم ہے جو زخموں اور جراحتوں اور زخموں کے نشان معدوم کرنے کیلئے نہایت نافع ہے۔ اس مرہم کی تعریف میں اس قدر لکھنا کافی ہے کہ مسیح تو بیماروں کو اچھا کرتا تھا مگر اس مرہم نے مسیح کو اچھا کیا (دست بچن) قیمت فی ڈبیہ خورد ۸ / محصول ڈاک علاوہ۔ منیجر مرہم عیسیٰ دواخانہ مسیحی دار العلوم قادیان پنجاب سے طلب کریں:۔

ایک نہایت ضروری گذارش!

جن احباب کا چندہ اخبار ختم تھا۔ ان کے نام وی پی ارسال کئے گئے ہیں۔ ان کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ وہ انہیں ضرور وصول کر لیں اور اس طرح دفتر کو نقصان سے بچائیں:۔
یہ بات بھی عرض کر دینا ضروری ہے۔ کہ وی۔ پی واپسی کی صورت میں از روئے قواعد اخبار بند ہو جائیگا۔ اس صورت میں گو دفتر کو بھی نقصان ہوگا۔ لیکن آپ کو جو نقصان ہوگا اس کا اندازہ نہیں ہو سکتا یعنی آپ اپنے پیارے امام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ایمان پرور اور زندگی بخش خطبات۔ ملفوظات اور تقریروں کے مطالعہ سے محروم ہو جائیں گے۔
(مینجر)

تین ماہ میں اٹھرا بڑھئے اور فائدہ اٹھایئے۔ اٹھرا کا علاج

یہ وہ مرض ہے۔ جس کو ہر فرد بشر جانتا ہے جس کا علاج طبیب کم سے کم سال بھر میں کرتے ہیں ہمارے بزرگ سید بزرگ شاہ صاحب لاہوری جو کہ اپنے وقت کے بڑے طبیبوں میں اُستاد مانے جاتے تھے ان کا تین ماہ کا مجرب علاج خاص تھا یہ ہمارے بزرگوں کا نسخہ صدیوں چلا آرہا ہے۔ اور قریباً سو برس کا تجربہ شدہ ہے۔ منگوا کر آزمایئے اور فائدہ اٹھایئے۔ قیمت تین ماہ مکمل کورس ۹ روپے بلا محصول ڈاک
حکیم حاذق سید مہر علی شاہ مالک دواخانہ فاروقی قادیان!

قومی صنعت کو فروغ دیجئے

یٰسین مینوفیکچرنگ کمپنی قادیان میں نہایت عمدہ خوبصورت پائیدار۔ سیلنگ فین اور ٹارچ تیار ہوتی ہیں۔ جو تمام ہندوستان میں مشہور اور مقبول عام ہیں۔ اسکے علاوہ بجلی کی ویلڈنگ مشینیں اور رانگ لونگ مشینیں بھی ہمارے ہاں تیار ہوتی ہیں آپ اپنی ضروریات کے وقت اس کمپنی کی مصنوعات اپنے ہاں دوکانداروں سے طلب کریں۔ اور اس طرح قومی صنعت کو فروغ دیں:۔
(منیجر)

جائداد کی خرید و فروخت کے متعلق مجھ سے خط و کتابت کریں

قریشی محمد مطیع اللہ قریشی منزل دار العلوم قادیان

912

اسلامی اصول کی فلاسفی
مختلف زبانوں میں

انگریزی زبان کی مجلد	۱۔۲۔۰
گجراتی " " "	۰۔۱۲۔۰
اُردو بے جلد	۰۔۸۔۰
مرہٹی " "	۱۔۰۔۰
ملیالم زبان کی	۰۔۸۔۰
کنڑی " " "	۰۔۸۔۰
تیلنگی " " "	۰۔۸۔۰

احمدیت کے متعلق اعتراضات اور اس کے جوابات اُردو میں آٹھ آنے معہ محصولڈاک

عبداللہ الٰہ دین
سکندرآباد دکن

عرق نور رجسٹرڈ

ضعف جگر بڑھی ہوئی تلی۔ پرانا بخار پرانی کھانسی دائمی قبض۔ درد کمر جسم پر خارش۔ دل کی دھڑکن یرقان کثرت پیشاب اور جوڑوں کے درد کو دور کرتا ہے معدہ کی بیقاعدگی کو دور کرکے سچی بھوک کو پیدا کرتا ہے۔ اپنی مقدار کے برابر صالح خون پیدا کرتا ہے۔ کمزوری اعصاب کو دور کرکے قوت بخشتا ہے۔

عرق نور۔ عورتوں کی جملہ ایام ماہواری کی بے قاعدگی کو دور کرکے قابل اولاد بناتا ہے۔ بانجھپن اٹھرا کی لاجواب دوا ہے

نوٹ:۔ عرق نور کا استعمال صرف بیماروں کے لئے مخصوص نہیں۔ بلکہ تندرستوں کو آئندہ بہت سی بیماریوں سے بچاتا ہے قیمت فی شیشی یا پیکٹ دو روپیہ صرف علاوہ محصولڈاک:۔ المشتہر

ڈاکٹر نور بخش اینڈ سنز عرق نور رجسٹرڈ قادیان (پنجاب)

این ڈبلیو۔ آر
سروس کمیشن لاہور

اسسٹنٹ ایگریکلچر انسپکٹر کی ایک غیر مستقل مسلم اسامی کے لئے مقررہ فارم پر جو ایک روپیہ قیمت پر این۔ ڈبلیو۔ آر کے بڑے بڑے سٹیشنوں سے مل سکتا ہے۔ درخواستیں مطلوب ہیں۔ درخواستیں ۳۰ ستمبر ۱۹۴۶ء تک پہنچ جانی چاہئیں۔ اس کے علاوہ دو امیدوار آئندہ خالی ہونے والی ایک مسلم اور غیر مخصوص آسامی کے لئے بھی چنے جائیں گے۔

تنخواہ ۱۲۰۔۱۰/۲۔۱۰۰ ہوگی۔ مہنگائی اور دوسرے الاؤنس معہ سامان خوردونوش کی رعائتی نرخوں پر فراہمی کی آسانی کے اس کے علاوہ ہوں گے۔

معیار قابلیت کسی منظور شدہ یونیورسٹی سے بی۔ ایس۔ سی ایگریکلچر کی ڈگری حاصل ہو۔ نیز فارم کا تجربہ مزید قابلیت میں شمار ہوگا۔

عمر زیادہ سے زیادہ یکم اگست ۱۹۴۶ء کو ۳۰ سال ہونی چاہیئے۔ اور فوج سے فارغ شدہ امیدواروں کے لئے ۴۰ سال

مکمل تفصیلات کے لئے سیکرٹری کو لکھتے وقت ایک لفافہ معہ ٹکٹ اور پتہ کے ساتھ بھیجئے:۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

مسٹر راما آئر چیف فنانشل ایڈوائزر او۔ ٹی ریلوے کا مدح

جناب ڈپٹی جنرل منیجر صاحب او۔ ٹی ریلوے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ میں آپکی سونے کی گولیوں کا مجسم اشتہار بن گیا ہوں۔ مسٹر راما آئر چیف فنانشل ایڈوائزر کو ایک ہفتہ کا کورس بطور نمونہ دیا گیا تھا۔ انہیں بےحد فائدہ ہوا۔ ایکماہ کا کورس اُن کے لئے جلد بھیجدیں۔ سونے کی گولیاں جوڑوں زائل شدہ طاقت کو بحال کرکے جسم کو فولاد کی طرح مضبوط کردیتی ہیں ایک ہفتہ کا کورس قیمت تین روپے آٹھ آنے ایکماہ کا کورس ساڑھے بارہ روپے

منیجر:۔ طبیہ عجائب گھر رجسٹرڈ قادیان

اکسیر شباب

یہ دوا نہائیت مفید اجزاء سے تیار کی گئی ہے۔ اس میں کشتہ سونا مشک اور بہت سی قیمتی ادویہ پڑتی ہیں۔ اس کی تعریف کرنا لاحاصل ہے اسکے استعمال سے ہی اس کی خوبیاں معلوم کیجاسکتی ہیں۔ نہائت مقوی ادویہ سے اس کو ترتیب دیا گیا ہے۔ اور تمام اعضائے رئیسہ کی طاقت کا اس میں خیال رکھا گیا ہے۔ قیمت فی شیشی ۷ روپے علاوہ محصولڈاک

ملنے کا پتہ
دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

ہمدرد نسواں (اٹھرا کی گولیاں) دواخانہ خدمت خلق قادیان سے طلب فرمائیں جس میں مشک درجہ اول ایرانی زعفران وغیرہ بیش قیمت اجزاء شامل ہیں۔ قیمت مکمل کورس عـ۲۰ اور فی تولہ ۱۰

ہو الشافی

دردِ دنداں کی اکسیر دکھتے دانتوں کے درد کیلئے اکسیر

روتا آئے اور ہنستا جائے

جو صاحب دانتوں کی شدید درد میں مبتلا ہوں۔ اور کافی دیر تک علاج کرانے کے باوجود آرام کی صورت نظر نہ آتی ہو۔ مقامی اصحاب کم از کم پانچ روز تک ہمارے پاس بطور آزمائش تشریف لاکر تسلی فرما سکتے ہیں۔ بعد میں ایک شیشی جس کی قیمت دو روپیہ ہے۔ خرید کر خود استعمال کرسکتے اور دوسروں کو فائدہ پہنچا سکتے ہیں۔ بیرونی اصحاب خرچ پیکنگ اور ڈاک کے ذمہ دار ہوں گے پہلی ہی دفعہ لگانے سے درد فوراً جاتا رہتا ہے۔

ڈاکٹر عبدالرحیم دہلوی متحن چشم الحکم سٹریٹ قادیان

تازہ اور ضروری خبروں خلاصہ

نئی دہلی ۴ ستمبر۔ آج صبح ساڑھے دس بجے نئی عبوری حکومت کے ممبروں کا پہلا رسمی اجلاس وائسرائے کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جو پونے بارہ بجے تک جاری رہا۔ کل رات پنڈت نہرو اور آپ کی ہمشیرہ مسز وجیا لکشمی نے وائسرائے کے ساتھ کھانا کھایا۔

نئی دہلی ۴ ستمبر۔ آج صبح سردار پٹیل نے گاندھی جی سے ایک گھنٹہ تک ملاقات کی۔

بمبئی ۴ ستمبر۔ شہر کی حالت ابھی تک سدھرتی نظر نہیں آتی۔ کارخانوں کے علاقہ میں فساد جاری ہے۔ کرفیو آرڈر بدستور نافذ ہے۔ لیکن اس کے اوقات میں بھی ایک دوسرے پر حملوں کا سلسلہ جاری رہا۔ آج صوبہ کے گورنر اور ہوم منسٹر نے فساد زدہ علاقہ کا دورہ کیا۔ اس وقت تک پولیس چالیس مرتبہ گولی چلا چکی ہے۔ ۲۳۱ اشخاص ہلاک اور چار سو مجروح ہو چکے ہیں۔ صوبہ کے دیگر اضلاع سے بھی پولیس بلائی گئی ہے فوج بے دستے بھی شہر کا گشت لگا رہے ہیں۔

کراچی ۴ ستمبر۔ کل سندھ اسمبلی کا اجلاس شروع ہو رہا ہے۔ حزب مخالف نے سپیکر کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک واپس لے لی ہے۔ البتہ اگر اجازت مل گئی تو وزارت کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک پیش کی جائے گی۔

جے پور ۴ ستمبر۔ نئی اصلاحات کے سلسلے میں ریاست کے مختلف شہروں میں میونسپل کمیٹیاں بنانے کا فیصلہ کیا گیا ہے ان میں مخلوط انتخاب رائج کیا جائیگا۔

بوئنس آئرز ۴ ستمبر۔ ہندوستان کے خوراک مشن نے دیوان چمن لال کی سرکردگی میں ارجن ٹائن کے ذمہ دار حکام سے گفت و شنید ختم کر دی ہے مشن عنقریب واپس روانہ ہو جائیگا۔

کلکتہ ۳ ستمبر۔ بنگال اسمبلی کا اجلاس سب پارٹیوں کے مشورہ سے ملتوی کر دیا گیا ہے۔ چونکہ سردست وزارت ٹوٹنے کی امید نہیں اس لئے کانگرسی لیڈر آل پارٹیز گورنمنٹ قائم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں جس میں وزیر اعظم مسٹر سہروردی شریک ہوں۔

بنگال کی پٹ سن کی پیداوار پر کنٹرول کرنے کے سلسلہ میں مسلم لیگ اور یورپین گروپ میں جو اختلاف ہے اس سے فائدہ اٹھاتے ہوئے کانگرسی اور یورپین گروپ سے سودا بازی کرنے میں مصروف ہیں۔

الہ آباد ۳ ستمبر۔ مقامی مسلم لیگ کے دفتر پر پولیس نے چھاپہ مارا۔ دفتر کی تلاشی لینے کے بعد ایک کارکن کو گرفتار کر لیا گیا

لنڈن ۳ ستمبر۔ برطانوی کابینہ کا اجلاس کل منعقد ہوگا جس میں ہندوستان کے سیاسی صورت حال کا جائزہ لیا جائیگا۔

اتھینز ۳ ستمبر۔ یونان اور بلغاریہ کے سرحدی علاقہ میں رہنے والے چار لاکھ مسلمانوں کی طرف سے امن کانفرنس سے اپیل کی گئی ہے کہ اٹلانٹک چارٹر کے تحت ان کے حقوق کے تحفظ کی گارنٹی دی جائے۔

نئی دہلی ۳ ستمبر۔ وائسرائے کی ایگزیکٹیو کونسل کے سابق رکن اور والیان ریاست کے مشیر سر سلطان احمد نے کانگرس لیگ سمجھوتہ کرانے کے لئے ایک نئی کوشش شروع کی ہے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں آپ وائسرائے۔ مولوی آزاد۔ اور گاندھی جی سے ملاقات کر چکے ہیں اب مسٹر جناح سے ملنے والے ہیں۔

نئی دہلی ۳ ستمبر۔ مرکزی عارضی حکومت کے قیام کے پہلے دن ہی کئی پرانی رسوم میں تبدیلیاں شروع ہو گئی ہیں۔ محکموں کے سیکرٹری اب براہ راست وائسرائے سے ملاقات نہ کر سکیں گے۔ پریس کانفرنس میں پنڈت نہرو نے ہندوستانی زبان میں تقریر کی۔ دیگر ارکان بھی غالباً ایسا ہی کیا کریں گے

ناگپور ۳ ستمبر۔ سی۔ پی اسمبلی کے مسلم لیگی ارکان نے مرکز میں نئی حکومت کی تشکیل کے خلاف مظاہرۂ احتجاج کرنے کے لئے واک آوٹ کر دیا۔

علی گڑھ ۳ ستمبر۔ علیگڑھ یونیورسٹی یکم اکتوبر کو کھلے گی

لکھنؤ ۳ ستمبر۔ یوپی کی کانگرسی حکومت نے پانی کے پرچے بنوانے کا فیصلہ کیا ہے جو بارہ بارہ آنے کے حساب سے بکا کریں گے۔ ان چرخوں کے نمونے کی منظوری گاندھی جی سے لے لی گئی ہے

لاہور۔ عازمین حج کی ایک سپیشل ٹرین ۸ ستمبر بروز اتوار رات کے ساڑھے دس بجے لاہور سے روانہ ہو گی۔ یہ ٹرین ۱۰ ستمبر کی صبح کو کراچی پہنچ جائیگی

لکھنؤ ۳ ستمبر۔ یوپی صوبہ مسلم لیگ کی مجلس عاملہ نے بند کمرے میں ملک کے موجودہ سیاسی صورت حالات پر بحث کی ارکان نے اپنے ہاتھوں میں قرآن مجید لے کر رازداری کے حلف اٹھائے

فرانس ۳ ستمبر۔ جرمنوں کے ساتھ ایجنٹ کے طور پر کام کرنے کے الزام میں جب ایک فرانسیسی ملزم کو عدالت میں پیش کیا گیا تو اس نے دعوٰی کے ساتھ کہا کہ ہٹلر زندہ ہے وہ اور دوسرے اعلےٰ جرمنی حکام ٹائیرول کے خفیہ مسکن میں زندگی گذار رہے ہیں اور مجھے ان کے مسکن کا علم ہے۔

لکھنؤ ۳ ستمبر۔ خاکساروں کے ایک وفد نے یوپی کے وزیر داخلہ سے درخواست کی کہ خاکساروں پر سے پابندیاں اٹھا دی جائیں لیکن آپ نے انکار کر دیا۔

ملبورن ۳ ستمبر۔ انگریزی اخبار ہیرلڈ نے ہندوستان کی نئی عبوری حکومت پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ قانون شکن لوگ آج یکدم قانون ساز بن بیٹھے ہیں۔ ہم ہرگز اس صورت سے مطمئن نہیں کیونکہ یہ صرف ایک پارٹی کی حکومت ہے۔

بڑودہ ۳ ستمبر۔ ایک جلوس کے سلسلے میں ہندو مسلم فساد ہو گیا۔ دو درجن اشخاص مجروح ہو چکے ہیں۔

لاہور ۳ ستمبر سونا ۹۵/۸/۰ چاندی ۱۶۱/۰/۰ - پونڈ ۶۷/۸/۰

امرتسر سونا ۹۸/۱۴/۰

لائلپور ۳ ستمبر گندم دڑہ ۹/۱۰/۰ گندم فارم ۹/۱۴/۰ - گڑ ۲۰/۰/۰ تا ۳۲/۰/۰ آٹا ۱۰/۸/۰ گھی ڈبی ۱۸۶/۰/۰ شکر ۲۳/۰/۰ تا ۲۵/۰/۰۔

نئی دہلی ۴ ستمبر۔ حکومت ہند نے اعلان کیا ہے کہ جنوبی افریقہ کے جو باشندے یکم ستمبر ۴۶ء سے قبل سے ہندوستان میں مقیم ہیں۔ انہیں آئندہ یہاں رہنے کے لئے حکومت سے اجازت حاصل کرنی چاہیئے۔

بمبئی ۴ ستمبر۔ شہر کی حالت اور خراب ہو گئی ہے۔ فساد کا رقبہ وسیع سے وسیع تر ہو رہا ہے۔ آج پولیس کو سات بار گولی چلانا پڑی۔ بارہ اشخاص ہلاک اور ۳۴ مجروح ہوئے۔

لاہور ۴ ستمبر۔ خان افتخار حسین خان ممدوٹ نے ایک کمیٹی آف ایکشن کی تشکیل کی ہے جو ڈائرکٹ ایکشن کی مہم کے سلسلے میں مسلم عوام کی راہنمائی کرے گی یہ کمیٹی مندرجہ ذیل اصحاب پر مشتمل ہو گی۔ خان افتخار حسین۔ راجہ غضنفر علی۔ ملک فیروز خان نون۔ شیخ کرامت علی۔ سردار شوکت حیات خاں۔ میاں افتخار الدین عبد الباری۔

لنڈن ۴ ستمبر۔ اناج پر مشتمل پانچ جہاز جو ناروے۔ سوئٹزرلینڈ اور بعض دیگر ممالک کو بھیجے جا رہے تھے اب ہندوستان روانہ کر دیئے گئے ہیں۔ ہندوستان کی غذائی صورت حالات بہتر ہوتے پر یہ اناج واپس کر دیا جائے گا۔

پیرس ۴ ستمبر۔ پانچ ممالک کے وزرائے خارجہ کی کانفرنس آج پھر شروع ہو رہی ہے۔

لاہور ۴ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ وزیر اعظم پنجاب سر خضر حیات خاں ۱۵ ستمبر تک واپس لاہور پہنچ جائیں گے۔ اور اسی روز سردار بلدیو سنگھ اپنے موجودہ عہدہ کو خالی کر کے مرکزی گورنمنٹ میں چلے جائیں گے

لاہور ۴ ستمبر۔ پنجاب مسلم لیگ کے صدر نے ایک بیان میں کہا کہ فوری تیاریوں کے سلسلے میں ضروری ہے کہ مسلم لیگ کا پیغام صوبہ کے کونے کونے میں پہنچایا جائے اس لئے تعلیم یافتہ مسلمانوں بالخصوص وکلا کا فرض ہے کہ وہ فوراً اس سلسلے میں اپنی خدمات پیش کر دیں۔